سعید گوہر کی اُردو اور پشتو شاعری کا فکری جائزہ

تحریر: پائند خان

ایم فل سکالر، شعبہ پشتو ، یونیورسٹی آف بلوچستان کوئٹہ

Abstract:

Urdu is an international language spoken from the last three centuries. After Arabic & Persian it is popular in the Muslims, we can say that Urdu became the reason of the unity of the Muslims of the Sub-Continent, Balochistan also has famous Urdu poets Saeed Gohar is one of them who contributed as Urdu and Pashto poet. The following paper shows his great contribution in the development of Urdu and Pashto Literature, Poetry.

شکل و صورت کی طرح انسانوں کے خیالات مختلف ہوتے ہیں سوچنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے اور ہر کوئی مختلف انداز میں اپنے خیالات کو پیش کرتا ہے ۔ اِس پیش کش کو ہم اظہار خیال کا نام دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں بلوچستان میں زیادہ تر نثراور شاعری کو بروئے کا ر لایا جاتا ہے ۔ نثر روزمرہ استعمال کے عام جملوں کو قلمبند کرنے کا نام ہے جبکہ شعر و شاعری کے لیے اوزان اور علم عروض کا جاننا از حد ضروری ہوتا ہے ۔

انگریزی زبان کے مشہور شاعر ولیم ورڈز ورتھ کہتے ہیں ۔

> "شاعری سکون کے لمحات میں پیدا ہونے والے طاقتور اور منظم جذبات کے بے ساختہ اُبل آنے کا نام ہے‘‘۔ (۱)

پس درج بالا تعریف کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاعری اصل میں انسان کے احسا سات اور جذبات کے اظہار کا خوبصورت طریقہ ہے ۔

پشتو زبان کے نامور شاعر سید خیر محمد عارف اپنی تالیف ’’داتنڑ ناری‘‘میں شاعری کو فنون لطیفہ کا اہم حصہ گردانتے ہیں۔

> ’’سادے لفظوں کو ترتیب دے کر ادب تخلیق ہوتا ہے اور غزلیں وجود میں آتی ہیں ۔ ایسی غزلیں جن میں موسیقیت ہو اور تغزل بھی ، اس

میں ایسا ذوق اور ایسی کیفیت پیدا ہو جو ہر انسان کے لطیف احساسات کی ترجمانی کر سکتی ہے‘‘۔(۲)

چونکہ مجھے بلوچستان میں اُردو شاعری پر کچھ کہنا ہے لہذا تاریخ کے اوراق پلٹتے ہوئے بر صغیر کا ذکر کرتے ہیں جہاں چاشنی سے بھر پور زبان فارسی کے بعد اُردو نے خوب ترقی کی اور ایک موڑ ایسا بھی آیا کہ اسلام اور مسلمانوں سے خائف قوتوں نے اُردو ہندی تنا زعہ کھڑا کیا یہی اردو زبان قیام پاکستان کے بعد قومی زبان کے طور پر رائج ہوئی ۔ آج پاکستان کے طول و عرض میں اُردو رابطے کی زبان ہے اور جیساکہ بلوچستان مملکت خداداد کے ایک وسیع حصے کا نام ہے یہاں بھی اُردو کے دلدادہ بہت ہیں اور اس تناظر میں یہ سر زمین بھی خاصا زرخیز ہے بمصداق مصرع شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

بلو چستان اور اُردو کے تعلق پر یہاں کے نامور لکھا ریوں نے جو کام کیا ہے اس میں جناب اختر بلوچ کا نام سر فہرست ہے جس نے 1968 ؁ء میں یہ کام شروع کیا اور چار جلدوں میں ’’بلوچستان کی نامو ر شخصیات ‘‘ ڈاکٹر انعام الحق کوثر مرحوم نے 1986 ؁ء میں ’’ بلوچستان میں اُردو‘‘ اور پھر 2007 ؁ ء میں بلوچستان کے اُردو شعرا ء کا تذکرہ لکھا پروفیسر آغا محمد ناصر نے 2000 ؁ء میں بلوچستان میں اُردو شاعری ، ڈاکٹر فاروق احمد نے بلوچستان میں اُردو زبان و ادب پر کتاب شائع کی علاوہ ازیں اثیر عبدا لقادر شاہوانی کی کتاب ’’بلوچستان کی نامور ہستیا ں ‘‘ بھی زیور طبع سے آراستہ ہوئی ۔ میری دانست کے مطابق اس سلسلے کی آخری اور زیادہ مفید کتاب ’’مشاہیر بلوچستان ‘‘ جلد دوئم کے نام سے پروفیسر سید خورشید افروز کی ہے جو پچھلے سال 2017 ؁ء میں شائع ہوئی ۔

اخر الذ کر کتاب کو مفید اس لیے قرار دیا کہ مولف نے موضوع سے متعلق پچھلے کام کو سامنے رکھ کر مزید حقدار لکھاریوں کو تحقیقی انداز میں پیش کیا۔ چار پانچ سال کی عر ق ریزی کے بعد یہ کتاب منظر عام پر آئی۔

’ ’مشاہیر بلوچستان ‘‘ کے لکھنے والے نے ایک لمبی فہرست مرتب کی ہے جس میں اُردو شاعری کے دوسرے تیس سالہ

دور0 193 ؁ء سے 1960 ؁ء تک 67 کے لگ بھگ مقامی شعرا ء اور لکھاریوں کا تذکرہ ہے ۔

اس کتاب کے پیش لفظ میں عرفان الحق صائم کچھ یوں رقمطراز ہیں۔

> "بیسوی صدی کی دوسری دہائی میں 1911 ؁ء میں لورالائی میں مشاعروں کا آغاز ہوا۔ سردار یوسف پوپلزئی نے ادب اور مشاعروں کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا انہوں نے ایک انجمن بزم ادب بھی قائم کی اور ایک رسالہ قندیل بھی نکا لا ۔ لورالائی کی ادبی سرگرمیوں کا اثر کوئٹہ پر بھی پڑا ۔ 1927 ؁ء میں محمد صادق شاذ نے بزم ادب قائم کی اور یوں شعر و ادب کی آبیاری شروع ہوئی‘‘(۳)

بلوچستان عظیم اقدارکی سر زمین ہے اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں سکونت اختیار کرنے والوں کے علاوہ ملازمت اور کاروبار کے لیے آنے والوں نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ اس وسیع صوبے کے باسیوں کو خدا نے وسیع قلب سے نوازا ہے ۔ اگر بغور جائزہ لیں تو یہاں اُردو شاعری کی داغ بیل وطن عزیز کی دوسری اکائیوں سے آنے والوں نے ڈالی۔

تراب گوالیاری ،عابد رضوی اور آغا صادق حسین سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ مقامی بلوچ پشتون و ہزارہ شعراء تک پھیلا ہوا ہے ۔ جن کی شاعری سے اُردو کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ۔

> "یہ شعراء کسی نظریے کے مبلغ یا پرچارک نہیں تھے بلکہ ان کی شاعری حالات کا تسلسل اور بلوچستان کے خدو خال کی ایک تصویر تھی۔ بہت ادب تخلیق ہوااور ان شعرا ء نے بلوچستان کے ادبی ذخائر میں قابل قدر اضافہ کیا‘‘۔ (۴)

اس سلسلے میں اپنے دور کے بڑے نام آتے ہیں جنہوں نے یہاں کی شاعری کو ایک نیا لب و لہجہ عطا کیا اُردو کے دامن میں مقامی تہذیب، لفظیات اور روایات کی آمیزش نہایت خوبصورت انداز میں کی کہ وہ ادب کا حصہ بن کر رہ گئیں اور بطور ضرب المثل مشہور ہوئیں۔

آج کے بلوچستان میں جہاں ہر میدان میں بے پناہ تر قی ہوئی ہے وہاں اُردو ادب کے فروغ کا بھی اہتمام ہوا ہے ۔ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کے ساتھ ساتھ مختلف ادبی تنظیمیں شبانہ روز کوششوں میں مگن ہیں جن کی کاوشوں کی بدولت نئی پود میں اردو کلاسیک اور اساتذہ شعرا ء کو سمجھنے کی نہ صرف صلاحیت موجود ہے بلکہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے معیاری ادب تخلیق کرتے ہوئے اپنے حصے کا کردار بخوبی نبھاتے ہیں۔

بلوچستان کے تعلیمی اداروں میں زیرک اساتذہ کی کاوشوں کی بدولت اردو زبان و ادب کی خدمت کے لیے ہمہ تن تیار طلباء و طالبات عملی زندگی میں قدم رکھتے ہیں اور مقامی زبانوں سے تراجم کے ذریعے اُردو شاعری و ادب کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔

صوبائی دار الحکومت کوئٹہ اور صوبے کے دیگر بڑے شہروں میں ادبی نشستیں ہوتی ہیں نیز اخبارات و جرائد کی اشاعت کے ساتھ ساتھ مختلف اُردو تنظیموں اور لکھا ریوں کی جانب سے کتب شائع کیے جاتے ہیں اور یوں مختلف تہواروں پر مشاعروں کا بھی اہتمام ہوتا ہے ۔

گذشتہ سے پیوستہ اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہمارے اسلاف نے یہاں اُردو شاعری کا جو نہال لگایا تھا وہ آج نہ صرف تنا ور درخت بنا بلکہ ہمیں سایہ اور ثمر بھی دے رہا ہے ۔ بلوچستان کے شعرا ء اور دانشور اُردو زبان کا مشعل لئے صوبے کے باسیوں کو امن و آشتی کی راہ دکھا رہے ہیں اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ بلوچستان اُردو شاعری کے حوالے سے کسی سے کم نہیں اور یہاں جو ادب تخلیق پاتا ہے وہ معیاری ہے جو ادب برائے زندگی کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے ۔ صوبے کے سینئر شعرا ئے کرام کے ساتھ ساتھ نوجوان شعرا ء اور شاعرات بھی روشنی پھیلانے میں مصروف ہیں۔

بلوچستان کے لوگ جفا کش اور محنتی ہیں ان کا یہ وصف شاعری کے ڈگر پر بھی دیکھنے کو ملتا ہے ہر نئے دن کے ساتھ نئے چہرے نئے اندا ز میں مقامی رنگ لئے ہوئے اُردو شاعری کو جلا بخشتے ہیں۔ بلوچستان کے ان شعراء کو نہیں بھولنا چاہئے جو اب ہم میں نہیں ہیں یعنی اختر واحد قاضی ، افسر بہزاد، امداد نظامی ، پروفیسر نور محمد ہمدم ، اُستاد رشید انجم ، عطا شاد، ریاض قمر ، ناگی عبدالرزاق خاور، پروفیسر شرافت عباس ، سعید گوہر اور پروفیسر ڈاکٹر فاروق احمد ، علاوہ ازیں بقید حیات شعرا ء میں سید عابد شاہ عابد، سرورسودائی، سید خیر محمد عارف ، عمر گل عسکر

، محمود ایاز، ڈاکٹر علی کمیل قزلباش و کئی دیگر اہم شخصیات شامل ہیں۔

چند نامور شعرا ء کے شعری نمونے پیش خدمت ہیں ۔

صلاح الدین ناسک کہتے ہیں:

دل کی زبان روح کا لہجہ بدل گیا
اشعار نعت کی یہی شا ن نزول ہے

اختر واحد قاضی کا شعر ہے

زندگی کا یہ سفر کیسے کٹے گا واحد
اجنبی راستے ہیں اور کچھ انجانے لوگ

افسر بہزاد کہتے ہیں

تلخ ہے زندگی مگر پھر بھی
تم سے منسوب ہے تو پیاری ہے

عیاض محمد عیاض شعر کہتے ہیں

ان سے ملے عیاض زمانہ گذر گیا
خوشبو سی ہے بسی ہوئی اب تک حواس میں

امیر محمد جعفر کا خوبصورت شعر ہے

میرے دل میں بسا ہے شاہِ یثرب
یہ دل کیا ہے عر ب کی سر زمین ہے

پروفیسر سید عابد شاہ عابد کا نعتیہ کلام ہے

گلشنِ احساس میں بادِ صبا صلِ علےٰ
سر نوشت شوق حرفِ وفا صلِ علےٰ

صاحبزادہ حمیدا للہ کا شعر ہے

خدا کے سوا حیف جائیں کہاں ہم
اسی کا ہی رحم و کرم دیکھتے ہیں

پروفیسر ربنواز مائل کہتے ہیں

غیروں کے تکلم میں تو دیکھے نہیں نشتر
اپنوں ہی سے طعنے دل مائل کو ملے ہیں

پروفیسرربنواز مائل جو کہ ماہر تعلیم اور اُستاد تھے آ پ کے خاندان کا بلوچستان میں فروغ ادب میں نہایت مفید کردار رہا ہے۔ دانشوروں اور شاعروں کے اس کنبے میں سعید گوہر جیسے نابغہ روزگار شاعر بھی پیدا ہوئے جس نے اردو اور پشتو شاعری میں نام کمایا علاوہ ازیں مرحوم سعید گوہر کے بھائی پروفیسر محمود ایاز اور بیٹے دانیال طریر مرحوم کا اہم کردار رہا ہے۔ سعید گوہر اُردو اور پشتو کے شاعر تھے محقق، نقاد اور کالم نگار کی حیثیت سے اپنے آپ کو منوایا ۔

''سعید گوہر 1940 ء کے عشرے میں لورالائی میں پیدا ہوئے آپ کا آبائی علاقہ اورکزئی ایجنسی ہے روزگار کی غرض سے آپ کا خاندان لورالائی میں آباد ہوا ۔ سعید گوہر نے ابتدائی تعلیم لورالائی ، گریجو یشن لاہور سے اور پشتو ادب میں ماسٹر ڈگر ی پشاور یونیورسٹی سے لی ۔''(۵)

مرحوم گوہر اپنی ذات میں ایک انجمن تھے ثبوت کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ جہاں بھی گئے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا آپ کو عزت دی ، محکمہ اطلاعات میں ملازمت کی وجہ سے وہ ملک کے مختلف علاقوں میں رہے اور ہر علاقے میں رہائش کے دوران ادبی انجمنیں قائم کیں۔ اُردو اور پشتو زبان کے اس عظیم شاعر نے ہمیں بہت کچھ دیا اب وہ مزید کام کرنے والے تھے کہ زندگی نے ساتھ چھوڑ دیا۔

''سعید گوہر 2010 ء میں دارِ فانی سے کو چ کر گئے آپ سبزل روڈ کوئٹہ کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے '' (۶)

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ و نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

سعید احمد گوہر نہ صر ف ایک کامیاب شاعر تھے بلکہ آپ کے نثر میں بھی بلا کی روانی اور چاشنی ہے آپ مطالعہ کے دلدادہ تھے ہر موضوع پر وسیع معلومات نے آپ کو اعلیٰ مقام پر فائز کیا ۔ ڈرامہ نویسی ہو یا تنقید کا میدان آپ نے خوب کام کیا ۔

سعید احمد گوہر کے فن سے متعلق پروفیسر خلیل باور لکھتے ہیں ۔

> ’’گوہر صاحب اکیسویں صدی کی امنگوں سے آگاہ شاعر تھے نہ وہ رومانوی داخلیت کی پٹی قاری کی آنکھوں پر باندھتا ہے او رنہ ہی خارجیت کی کثرت سے اپنے فن کو پروپیگنڈے کا شکار بناتا ہے۔‘‘(۷)

سعید گوہر مرحوم سے متعلق جناب سلیم راز اپنے ایک مضمون جس کا عنوان ہے ’’ مزاحمتی رویے کا شاعر‘‘ میں کچھ یوں لکھتے ہیں ۔

> " یقیناًَ سعید گوہرفکری اور فنی حوالے سے اپنی تحریر میں موجود ہیں اور اپنے تخلیق میں گواہی دیتا ہے کہ وہ کتنے معتبر دانشور اور عظیم فنکار ہیں ۔ ‘‘(۸)

یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ شاعر کا ہاتھ معاشرے میں بسنے والوں کے نبض پر ہوتا ہے وہ اپنے قارئین کو درپیش حالات کا ذکر سلیس اندا زمیں کرتا ہے اورموجود مسائل سے چھٹکارے کی راہ بھی تجویز کرتا ہے یہ تما متر خوبیاں ہمارے مرحوم سعید گوہر میں بدرجہ اتم موجود ہیں ۔ آ پ کے بارے میں ایک مضمون میں سلیم بنگش لکھتے ہیں ۔

> ’’گوہر کے کلام میں غربت، ظالم مظلوم ، تعلیم کا فقدان اس سے پیدا ہونے والے مسائل ، جہالت ، بھوک ،جنگ ، دہشت گردی ، وحشت ،بندوق ، خودکش حملے جیسے موضوعات شامل ہیں ۔‘‘ (۹)

پشتو شاعری کے حوالے سے اگردیکھا جائے تو سعید گوہر ایک معتبر نام ہے۔ سکام ادبی اکیڈمی کوئٹہ کی محنت سے اب تک آپ کے دو شعری مجموعے ۲۰۰۰ ؁ میں "پہ سیری لمن کی امید" اور ۲۰۱۰ ؁ میں "پہ اوبو کی تژے" شائع ہوئے ۔ علاوہ ازیں

مختلف اخبارات و جرائد میں آپ کی شاعری چھپ چکی ہے۔ لورالائی کے شعراء آپ سے زیادہ متاثر دکھائی دیتے ہیں۔

سعید گوہر مرحوم کی اردو شاعری آپ کی شاعرانہ عظمت کی گواہی کے لیے کافی ہے جس کی بدولت دنیا ئے اُردو ادب میں بھی آپ کو اعلیٰ مقام نصیب ہوا۔ اس سلسلے میں سید خورشید افروز لکھتے ہیں:

"سعید گوہر کی شاعری میں تنہائی ، تلخی ، بے سر و سامانی اور اپنے عہد کا نوحہ ہے۔ نفرت رشتوں کی نا استواری ، باطل کی شکست اور کامیابی تک لڑائی جاری رکھنے کا عزم دکھائی دیتاہے کلام میں بے حد پختگی پائی جاتی ہے۔ وہ روایت اور جدت کے حسین امتزاج سے اپنے کلام کو بام عروج تک پہنچا دیتے ہیں۔ "(۱۰)

بلوچستان سے تعلق رکھنے والے اس مایہ ناز اُردو شاعر کا شعری مجموعہ ’’ پس دیوار ‘‘ کے نام سے جون 1985 ؁ء میں قلات پریس کوئٹہ سے شائع ہوا انتساب میں آپ نے اپنے اُستاد عالی مقام آغا صادق مرحوم کا نام لکھا ہے ،آپ لکھتے ہیں۔

’’بلوچستان میں آغا صادق کی ادبی خدمات سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں ۔‘‘(۱۱)

پس دیوار کی تمام شاعری خوبصورت ہے اور خوبصورت کیوں نہ ہو گی کہ اس کا شاعر خوبصورت اور خوب سیرت انسان مرحوم سعید گوہر ہے ۔ اگرچہ آج وہ ہم میں نہیں لیکن آپ کا کلام ایک وقت تک یاد رکھا جائے گااور زندگی کے تاریک گوشوں میں ہمارے لئے مشعل کا کردار آدا کرے گا۔ آخر میں مرحوم کے فنی کمال کے عکاس چند خوبصورت اشعار پیش خدمت ہیں ۔

یہ سوچ لیں پہلے سے دعا مانگنے والے
پانی کی ضرورت ہے تو سیلاب ملے گا

چیخ جب اُٹھیں گی گوہر روح کی تنہائیاں
جسم کا ویران گنبد گونجتا رہ جائے گا

زندگی اے زندگی ! دامن میں تیرے کتنے

چھید؟
سوزن تدبیر کو بخیہ گری مشکل ہوئی

گوہر اب ایک سے ہیں مرے صبح و شام عمر
ناکامیوں کا دن بھی ہے محرومیوں کی رات

اِس فنا منظر نگر کا سب تماشا ایک ہے
دیکھ! کتنا مختلف ہے ، سوچ کتنا ایک ہے

ہم کہاں تسلیم کرتے ہیں کہ ہم بد شکل ہیں
سامنے جب تک ہمارے آئینہ رکھا نہ ہو

جب بھی جاری ہو گیا خود احتسابی کا عمل
ایک بھی ایسا نہ ہو گا جو شرمندہ نہ ہو

اتنا بھی بہت ہے کہ ہوا آنگن تک
اس جسم کی مہکار تو لا دیتی ہے

تو روشنی کے شہر کے رنگوں کی شوخ رات
میں بستیوں کی شام کا منظر بجھا ہوا

غیر ممکن تھا بہت اس کا دفاع
مر نہ جاتا تو بھلا کیا کرتا ؟

اُسے خلوص کے رشتوں پہ اعتماد نہیں
کھنڈر دلوں میں وہ اپنی وفا بسا نہ سکا

گوہر خدا کے بعد سبھی آسرے غلط
کیا کیجئے بھروسہ پھٹے باد بان پر

یزید کون ہے؟ پہچانئے گا کیا گوہر
حُسین نے بھی اگر سچ سے انحراف کیا

خیال یار! کہیں اور اپنی رات گذار

ہمارے پہلو میں اب سو گئی ہے تنہائی

ماخذات

1. شاہد، ثناء، اُردو شاعری کے پھیلاو میں فیس بک کا کردار ، کوئٹہ روز نامہ جنگ سنڈے میگزین، ۲۹ اپریل تا ۵ مئی ۲۰۱۸، صفحہ نمبر ۱۷
2. عارف ، خیر محمد ، د اتنڑ ناری ، کوئٹہ پشتو اکیڈمی ۲۰۰۵، صفحہ نمبر ۲۰
3. افروز، سید خورشید، مشاہیر بلوچستان، جلد دویم ، کوئٹہ ، نیوکالج پبلیکیشنز بلوچستان ۲۰۱۷، صفحہ نمبر ۷
4. ایضاً
5. اتل، میر حسن، د پشتو ادب ہینداره، کوئٹہ ، فہد پبلشنگ ایجنسی۲۰۱۷، صفحہ ۲۰۱
6. ایضاً، صفحہ ۲۰۲
7. کاکڑ، ارسلاخان، سعید گوہر سعید گوہر دے اشنا، لورالائی کوہار ریسرچ انسٹیٹوٹ ۲۰۱۱، صفحہ ۱۲۰
8. ایضاً، صفحہ ۱۳
9. ایضاً، صفحات نمبر ۸۶-۸۵
10. افروز، سید خورشید، مشاہیر بلوچستان، جلد دویم ، کوئٹہ ، نیوکالج پبلیکیشنز بلوچستان ۲۰۱۷، صفحات نمبر ۳۰۹-۳۰۸
11. گوہر سعید ، پس دیوار ، کوئٹہ قلات پریس ۱۹۸۵، صفحہ نمبر ۳